

خطبہ (۱۸۶)

اے لوگو! میں تمہیں اللہ سے ڈرتے رہنے کی وصیت کرتا ہوں اور اس کی ان نعمتوں پر جو اس نے تمہیں دیں اور ان انعامات پر جو تمہیں بخشے اور ان احسانات پر جو تم پرمیشہ کئے ہیں، بکثرت حمد و شکرانش کی نصیحت کرتا ہوں۔ کتنا ہی اس نے تمہیں اپنی نعمتوں کیلئے مخصوص کیا اور اپنی رحمت سے تمہاری دشیری کی۔ تم نے علامیہ برائیاں کیں لیکن اس نے تمہاری پردہ پوشی کی، تم نے ایسی حرکتیں کیں جو قابل گرفت تھیں مگر اس نے تمہیں ڈھیل دی۔

میں تمہیں سمجھاتا ہوں کہ موت کو یاد رکھو اور اس سے اپنی غفلت کو کم کرو اور آخر کیونکہ تم اس سے غفلت میں پڑے ہوئے ہو جو تم سے غافل نہیں اور کیونکہ اس (فرشتہ موت) سے کوئی آس لگاتے ہو جو تمہیں ذرا مہلت نہ دے گا۔ تمہیں پندو عبرت دینے کیلئے وہی مرنے والے کافی ہیں کہ جنہیں تم دیکھتے رہے ہو، انہیں (کندھوں پر) لا دکر قبروں کی طرف لے جایا گیا، درآں حالیکہ وہ خود سوار نہیں ہو سکتے اور انہیں قبروں میں اتار دیا گیا جبکہ وہ خود اترنے پر قادر نہ تھے۔ (یوں متاثر گئے کہ) گویا یہ کبھی دنیا میں بے ہوئے تھے ہی نہیں اور گویا یہی آخرت (کا گھر) ان کا ہمیشہ سے گھر تھا۔ جسے وطن بنایا تھا اسے سنسان چھوڑ گئے اور جس سے وحشت کھایا کرتے تھے وہاں اب جا کر سکونت اختیار کرنا پڑی۔ ہمیشہ اس کا انتظام کیا جسے چھوڑنا تھا اور وہاں کی کوئی فکر نہیں کی جہاں جانا تھا۔ (اب) نے تو برائیوں سے (توبہ کر کے) پلٹھاناں کے بس میں ہے اور نہ نیکیوں کو بڑھانا ان کے اختیار میں ہے۔ انہوں نے دنیا سے دل لگایا تو اس نے انہیں فریب دیا اور اس پر بھروسہ کیا تو اس نے انہیں پچھاڑ دیا۔

(۱۸۶) وَمِنْ حُكْمِهِ لَهُ عَلَيْهِ الْحَلَامُ

أُوصِيْكُمْ أَيْمَنًا النَّاسُ! بِتَقْوَىِ اللَّهِ وَ
كَثْرَةِ حَمْدِهِ عَلَى الْأَعْيَنِكُمْ،
وَ نَعْمَائِهِ عَلَيْكُمْ، وَ بَلَائِهِ لَدَيْكُمْ.
فَكُمْ خَصَّكُمْ بِنِعْمَةِ،
وَ تَدَارِكُمْ بِرَحْمَةِ! أَغْوَزْتُمْ لَهُ
فَسَتَرَكُمْ، وَ تَعَرَّضْتُمْ لِإِخْذِهِ
فَأَمْهَلَكُمْ! .

وَ أُوصِيْكُمْ بِذِكْرِ الْمَوْتِ، وَ إِقْلَالِ
الْغَفْلَةِ عَنْهُ، وَ كَيْفَ غَفَلْتُكُمْ
عَمَّا لَيْسَ يُغْفِلُكُمْ، وَ طَعْمَكُمْ
فِيهِنْ لَيْسَ يُمْهِلُكُمْ! فَكَفِي وَاعْظَامِ
عَايَاتِنُّوْهُمْ، حُبِلُوا إِلَى قُبُوْرِهِمْ غَيْرَ
رَاكِبِيْنَ، وَ اُنْزِلُوا فِيهَا غَيْرَ تَازِلِيْنَ،
فَكَانُهُمْ لَمْ يَكُنُوا لِلْدُّنْيَا عُمَارًا،
وَ كَانَ الْآخِرَةَ لَمْ تَرَنْ لَهُمْ دَارًا،
أَوْ حَشُوْا مَا كَانُوا يُوْطِنُونَ، وَ أَوْطَنُوا مَا كَانُوا
يُوْحِشُونَ، وَ اشْتَغَلُوا بِهَا فَارِقُوا،
وَ أَضَاعُوا مَا إِلَيْهِ اِنْتَقَلُوا.
لَا عَنْ قِيْمَحِ يَسْتَطِيْعُونَ اِنْتِقَالًا، وَ لَا فِي
حَسَنٍ يَسْتَطِيْعُونَ اِزْدِيَادًا،
أَنْسُوا بِالْدُّنْيَا فَغَرَّهُمْ، وَ وَثَقُوا بِهَا
فَصَرَّ عَتَّهُمْ .

خدا تم پر حرم کرے! ان گھروں کی طرف توجہ میں جلدی کرو جن کے آباد کرنے کا تمہیں حکم دیا گیا ہے اور جن کا تمہیں شوق دلایا گیا ہے اور جن کی جانب تمہیں بلا یا گیا ہے۔ اس کی اطاعت پر صبر اور گناہوں سے کنارہ کشی کر کے اس کی نعمتوں کو جو تم پر ہیں پاپیہ تکمیل تک پہنچاؤ، کیونکہ آنے والا ”کل“ آج کے دن سے قریب ہے۔ دن کے اندر گھڑیاں کتنی تیر قدم اور ہمینوں کے اندر دن کتنے تیز روا اور سالوں کے اندر مینے کتنے تیز گام اور عمر کے اندر سال کتنے تیز رفتار ہیں۔

--☆☆--

خطبہ (۱۸۷)

ایک ایمان تو وہ ہوتا ہے جو لوں میں جما ہوا اور برقرار ہوتا ہے اور ایک وہ کہ جو لوں اور سینے (کی تہوں) میں ایک مقرر مدت تک عاریٰ ہوتا ہے، لہذا اگر کسی ایک میں تمہیں کوئی براہی ایسی نظر آئے کہ جس سے تمہیں اظہار بیزاری کرنا پڑے تو اسے اس وقت تک موقوف رکھو کہ اس شخص کو مت آجائے کہ اس موقعہ پر اظہار بیزاری اپنی حد پر واقع ہو گی۔

نہجت کا اصول پہلے ہی کی طرح اب بھی برقرار ہے۔ اہل زمین میں کوئی گروہ چپکے سے خدا کا راستہ اختیار کر لے یا علانیہ، بہر حال اللہ کو اس کی کوئی احتیاج نہیں ہے۔ زمین میں جھٹ خدا کی معرفت کے بغیر کسی ایک کو بھی صحیح معنی میں مہاجر نہیں کہا جاسکتا۔ ہاں جو اسے پہچانے اور اس کا اقرار کرے وہی مہاجر ہے اور جس تک جھٹ (الہیہ) کی خبر پہنچے کہ اس کے کان سن لیں اور دل محفوظ کر لیں تو اسے مستضعفین میں (جو نہجت سے مستثنی ہیں) داخل نہیں سمجھا جاسکتا۔

فَسَابِقُوا . رَحْمَكُمُ اللَّهُ . إِلَى مَنَازِلَكُمْ
الَّتِي أُمِرْتُمْ أَنْ تَعْمِرُوهَا ، وَ الَّتِي رُغِبْتُمْ
فِيهَا ، وَ دُعِيْتُمْ إِلَيْهَا . وَ اسْتَتِمْوَا نِعَمَ اللَّهِ
عَلَيْكُمْ بِالصَّبْرِ عَلَى ظَاعِنَتِهِ ، وَ الْجَانَبَةِ
لِمَعْصِيَتِهِ ، فَإِنَّ غَدَّاً مِنَ الْيَوْمِ قَرِيبٌ . مَا
أَسْرَعَ السَّاعَاتِ فِي الْيَوْمِ ، وَ أَسْرَعَ الْأَيَّامَ فِي
الشَّهْرِ ، وَ أَسْرَعَ الشُّهُورُ فِي السَّنَةِ ، وَ أَسْرَعَ
السِّنِينِ فِي الْعُمُرِ !

-----☆☆-----

(۱۸۷) وَمِنْ كَلَامِ اللَّهِ عَلَيْهِ الْمَلَامُ

فِيمَنِ الْإِيمَانِ مَا يَكُونُ ثَابِتًا مُسْتَقِرًّا
فِي الْقُلُوبِ ، وَ مِنْهُ مَا يَكُونُ عَوَارِيَ بَيْنَ
الْقُلُوبِ وَ الصُّدُورِ ، إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ ،
فَإِذَا كَانَتْ لَكُمْ بَرَآءَةٌ مِنْ أَحَدٍ فَقَفُوْهُ
حَتَّى يَحْضُرَهُ الْمَوْتُ ، فَعِنْدَ ذَلِكَ يَقْعُ
حَدُّ الْبَرَآءَةِ .

وَالْهِجْرَةُ قَائِمَةٌ عَلَى حَدِّهَا الْأُولَى ، مَا
كَانَ لِلَّهِ فِي أَهْلِ الْأَرْضِ حَاجَةٌ مِنْ مُسْتَسِرٍ
الْأُمَمَةِ وَ مُعْلِنِهَا ، لَا يَقْعُ اسْمُ الْهِجْرَةِ عَلَى
أَحَدٍ إِلَّا بِسَعْيِهِ الْحُجَّةُ فِي الْأَرْضِ ، فَمَنْ
عَرَفَهَا وَ أَقْرَبَهَا فَهُوَ مُهَاجِرٌ ، وَ لَا يَقْعُ اسْمُ
الْإِسْتِضْعَافِ عَلَى مَنْ بَلَغَتُهُ الْحُجَّةُ
فَسَمِعَتْهَا أُذْنُهُ وَ عَاهَهَا قَلْبُهُ .